شاہد حسین رزاقی

# پاکستانی مسلمانوں میں شادی بیاہ کی رسمیں

## شمال مغربی سرحدی علاقہ

سابق صوبۂ سرحد کے باشندوں میں بھی عام رواج یہ ہے کہ شادی کے لیے پیغام ہمیشہ لڑکے والوں کی طرف سے دیا جاتا ہے، اور لڑکی والوں کی طرف سے رشتے کے لیے تحریک کو غیرت اور پٹھانی روایات کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ لڑکے والوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ رشتہ کے لیے خواہش کریں اور بار بار اس خواہش کا اظہار کریں تاکہ لڑکی والوں کو یہ معلوم ہو کہ لڑکے والے یہ رشتہ کرنے کے آرزومند ہیں اور اس کے لیے اصرار کر رہے ہیں۔ زیادہ تر شادیاں خاندان میں ورنہ اپنے گاؤں اور قبیلے میں ہوتی ہیں۔ چچا، پھوپھی، ماموں یا خالہ کی لڑکی یا بیوہ بھاوج سے شادی کرنا ایک ایسا حق سمجھا جاتا ہے جو عام طور پر رائج ہے۔ اگر بڑی بہن کنواری ہو تو اس کو نظر انداز کر کے چھوٹی بہن کے لیے پیغام دینا معیوب سمجھا جاتا ہے۔

### وینا

چھوٹی عمر میں شادی کرنے کا رواج نہیں ہے۔ عموماً سترہ، اٹھارہ سال کی عمر میں لڑکے کی اور پندرہ سولہ سال کی عمر میں لڑکی کی شادی کی جاتی ہے۔ بعض لوگ تعلقات کی بنا پر کم عمر میں نسبت کر لیتے ہیں۔ اور شادی بالغ ہونے کے بعد کرتے ہیں۔ یہ نسبت باقاعدہ منگنی جیسی نہیں ہوتی تاہم زبان کا پاس کیا جاتا ہے اور نسبت کو توڑنا معیوب اور خلاف روایات سمجھا جاتا ہے۔ اس قسم کی نسبت کو وینا یا اقرار کہتے ہیں۔

### منگنی

عام طور پر خاندان اور قبیلے کے باہر شادی کرنے کا رواج نہیں ہے۔ اس لیے لڑکے اور لڑکی

کے والدین ایک دوسرے کے حالات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں اور ان کو زیادہ چھان بین کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لڑکے والے جب کوئی لڑکی پسند کرتے ہیں تو اس کی صحت۔ شرافت، شرم وحیا اور شکل وصورت کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں۔ اگر یہ خوبیاں لڑکی میں موجود ہوں تو وہ فوراً پیغام دے دیتے ہیں، اور لڑکی کے والدین کو رضامند کرنے کے لیے پوری کوشش کرتے ہیں۔ پیام دینے کے بعد لڑکے کا باپ یا ولی اپنے گاؤں کے چند معزز لوگوں کو ساتھ لے کر لڑکی کے گھر جاتا ہے اور یہ سب لوگ لڑکی کے باپ کو رضامند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب لڑکی کا باپ ان لوگوں کی درخواست منظور کر لیتا ہے تو سب لوگ اس رشتے کی کامیابی اور خیر وبرکت کے لیے دعا کرتے ہیں۔ پھر مٹھائی تقسیم کی جاتی ہے اور سب لوگ صرف لڑکے والوں کو مبارک باد دیتے ہیں۔ منگنی طے پانے کے بعد بلند آواز سے تین بار اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ تاکہ سب کو اس کا علم ہو جائے اور یہ منگنی ٹوٹ نہ سکے۔ ان لوگوں میں منگنی توڑنا بہت معیوب سمجھا جاتا ہے اور منگنی کرنے والے والدین اپنے الفاظ اور وعدے کا پاس کرتے ہیں۔

## خوگہ

بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ لڑکے والدین پیام دیتے ہیں اور لڑکی کے والدین کو رضامند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب وہ رضامند ہو جاتے ہیں تو لڑکے کی چند قریبی رشتہ دار عورتیں لڑکی کے لیے کپڑے، زیور اور مٹھائی لے کر اس کے گھر جاتی ہیں۔ اور یہ چیزیں لڑکی کے والدین کو پیش کی جاتی ہیں۔ ان کو خوگہ کہا جاتا ہے۔ لڑکے کے گھر والے چیزیں دے کر اپنے گھر واپس آتے ہیں۔ اور منگنی طے ہونے کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ یہ چیزیں پیش اور قبول کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ منگنی قطعی طور پر طے ہو گئی ہے اور دونوں خاندان اس تصفیہ کا احترام کریں گے۔

## گھی اور چاول

ان علاقوں کے باشندوں میں عام رواج یہ ہے کہ لڑکی کی شادی اور بارات کے کھانے پر جو اخراجات ہوتے ہیں وہ لڑکا ادا کرتا ہے۔ چنانچہ جب شادی کی تاریخ مقرر ہو جاتی ہے تو لڑکی کی والے

یہ اندازہ کرتے ہیں کہ کتنے مہمان آئیں گے اور ان کے کھانے پر کیا کیا چیزیں کس مقدار میں صرف ہوں گی۔ اس تخمینے کے مطابق لڑکی والے لڑکے والوں سے مہمانوں کے لیے خوراک کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس مطالبے کو غوڑی اورریچے یعنی گھی اور چاول کا مطالبہ کہا جاتا ہے۔ اس میں گھی اور چاول کے علاوہ گوشت، نمک، شکر، گڑ، مسالے وغیرہ بہت سی چیزیں شامل ہوتی ہیں اور لڑکے والوں کو یہ چیزیں فراہم کرنا پڑتا ہے۔

## مائیوں

ان لوگوں میں یہ رواج ہے کہ منگنی طے ہونے سے قبل لڑکے اور لڑکی کو ملنے کی اجازت ہوتی ہے لیکن منگنی کا اعلان ہونے کے بعد دونوں پر پابندی لگا دی جاتی ہے اور وہ نکاح ہونے تک ایک دوسرے سے مل نہیں سکتے۔ عموماً منگنی کے چند ماہ بعد نکاح کیا جاتا ہے اور نکاح سے چند روز پہلے لڑکی کو مایئے بٹھا دیتے ہیں۔ بعض علاقوں میں یہ رسم ہوتی ہے کہ جب لڑکی مایئے میں ہوتی ہے تو لڑکا لڑکی والوں کے گھر جاتا ہے اور لڑکی کے بالوں کی ایک لٹ اپنے ہاتھ سے کاٹ کر لے آتا ہے۔ اس کو لڑکے کا قابل فخر کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔

## نکریزے

شادی سے ایک دن پہلے نکریزے یعنی مہندی کی رسم ہوتی ہے۔ یہ رسم رات کے وقت ادا کی جاتی ہے۔ دلھن کی بہنیں اور چند قریبی رشتہ دار عورتیں دولھا کے لیے مہندی لے کر اس کے گھر جاتی ہیں اور اس کو چوکی پر بٹھا کر اس کی انگلی مہندی کے کٹورے میں ڈالتی ہیں۔ اس موقع پر دولھا، دلھن کے لیے کچھ روپے دیتا ہے۔ اس کے بعد دولھا کے گھر سے چند عورتیں دلھن کے گھر جاتی ہیں اور دلھن کو مہندی لگانے کی رسم کرتی ہیں۔ مہندی کی رسم کے بعد دولھا اس جگہ جاتا ہے جہاں اس کے مہمان جمع ہوتے ہیں۔ یہ مہمان کچھ روپے بطور نندرہ یا نیوتا دیتے ہیں۔

## بارات

جس روز دلھن کے گھر بارات جاتی ہے اس روز شادی کے مہمانوں کے علاوہ گاؤں یا محلے کے

تمام لوگوں کو بھی کھانے پر مدعو کر لیا جاتا ہے۔ اور دولھا والے ان سب کو پلاؤ کھلاتے ہیں۔ کھانے باراتی نئے کپڑے بدلتے ہیں۔ اور ہتھیار لگاتے ہیں اور سب لوگ حجرے میں جمع ہوتے ہیں۔ پیر کے مزار پر دولھا کو سلام کرانے کے بعد بارات روانہ ہوتی ہے۔ بارات میں مرد اور عورتیں دونوں ہوتے ہیں۔ لیکن الگ الگ رہتے ہیں۔ سب باراتیوں کے آگے آگے ڈوم ڈھول بجاتے اور گاتے ہوئے چلتے ہیں۔ نچلے طبقوں میں سب باراتی ناچنے گاتے ہیں۔ راستے بھر بندوقیں چھوڑی جاتی ہیں۔ جب باراتی دلھن کے گھر پہنچتے ہیں تو ان کا استقبال کیا جاتا ہے۔ اور دعوت کے بعد رات گئے تک گانا ہوتا ہے۔ بعض لوگوں میں یہ رواج ہے کہ بارات والوں کا مردانہ کھیلوں میں امتحان لیا جاتا ہے۔ اور نشانہ بازی، رسہ کشی اور وزن اٹھانے کا مقابلہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد دلھن کے گھر سے ایک تھال میں حلوہ لایا جاتا ہے اور سب لوگ اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے حلوہ چھیننے کے لیے پورا زور لگاتے ہیں۔ زیادہ حلوہ چھین لینے والا اپنے کارنامے پر فخر کرتا ہے۔

اس کے بعد دولھا اس مکان میں جاتا ہے جہاں دلھن کا جہیز رکھا ہوتا ہے۔ جہیز کے پلنگ پر دلھن کا بستر بچھا دیا جاتا ہے اور دولھا اس پلنگ پر بیٹھ کر شادی کا جوڑا پہنتا ہے۔ یہ جوڑا دلھن والے دولھا کو مہندی کے دن دیتے ہیں اور باراتی اپنے ساتھ لے آتے ہیں۔ اس کے بعد دولھا کے سہرا باندھا جاتا ہے۔

## پلنگ جھلائی

جب دولھا شادی کے کپڑے پہن چکتا ہے تو پلنگ جھلانے کی رسم ہوتی ہے۔ دولھا پلنگ پر بیٹھا رہتا ہے اور اس کے کچھ دوست اور بھائی اس پلنگ کو اٹھا کر جھلاتے ہیں۔ اس طرح کہ دولھا اپنا توازن قائم نہ رکھ سکے۔ اور دولھا یہ کوشش کرتا ہے کہ پلنگ پر اس کا توازن قائم رہے۔ مہمان اس رسم سے بہت لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جب پلنگ زمین پر رکھ دیا جاتا ہے تو دولھا کو مبارک باد دی جاتی ہے اور ہوا میں بندوقیں چھوڑی جاتی ہیں۔

**تھالی** | بعض جگہ بارات کے آنے کے بعد دلھن کے گھر میں ایک رسم ہوتی ہے جس کو تھالی کہتے ہیں۔

جب بارات آتی ہے تو ایک طرف باراتی بٹھائے جاتے ہیں اور دوسری طرف دلھن کے گھر والے بیٹھتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان حجام ایک بہت بڑی سینی رکھ دیتا ہے جس کو تھال کہتے ہیں ۔ دولھا والے دلھن کے لیے جو زیور اور روپے لاتے ہیں وہ اس میں رکھ دیے جاتے ہیں اور حجام وہ سب چیزیں دلھن کی ماں کو دے آتا ہے ۔ اس کے بعد وہ خالی تھال لاکے پھر رکھ دیتا ہے اور اس کو روپیوں سے بھرنے کا تقاضا کیا جاتا ہے ۔ دولھا والے اس مطالبے پر احتجاج اور انکار کرتے ہیں ۔ اور دلھن والے اصرار کیے جاتے ہیں ۔ آخر کار دولھا اور باراتی تھال میں روپے ڈالتے ہیں اور حجام یہ تھال دوبارہ اندر لے جاتا ہے ۔ دلھن کی ماں کچھ روپے تھال میں چھوڑ دیتی اور باقی رکھ لیتی ہے ۔ بعض لوگ یہ رقم دلھن کو زیور بنانے کے لیے دے دیتے ہیں ورنہ زیادہ دلھن کا باپ لے لیتا ہے ۔

## نکاح

تھال کی رسم کے بعد باراتیوں کو شربت پلایا جاتا ہے ، اور اس کے بعد نکاح ہوتا ہے ۔ نکاح شرعی طریقے پر ہوتا ہے ۔ قبیلہ کا پیر یا مُلّا نکاح پڑھتا ہے ۔ وکیل اور دو گواہ ہوتے ہیں ۔ جن میں سے ایک گواہ لڑکے کی طرف سے ہوتا ہے اور ایک لڑکی کی طرف سے ہوتا ہے ۔ نکاح سے قبل بلند آواز سے مہر کا اعلان کر دیا جاتا ہے ۔ نکاح کے بعد سب لوگ اس رشتے کی کامیابی ، دولھا دلھن کی خوش حالی اور خیر و برکت کے لیے دعا مانگتے ہیں اور ہوا میں بندوقیں چھوڑ کر خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں ۔ بعض قبیلوں میں یہ رواج ہے کہ دلھن کو دولھا کے گھر لے آتے ہیں اور وہاں نکاح پڑھا جاتا ہے ۔ بہت سے لوگ نکاح مسجد میں پڑھواتے ہیں ۔ رات گئے سب لوگ مسجد جاتے ہیں ۔ امام نکاح پڑھتا ہے اور خطبہ کے بعد دولھا دلھن کا نام لے کر اعلان کرتا ہے کہ یہ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو گئے ہیں ۔ اس کے بعد امام کو تحفے دیے جاتے ہیں اور لوگ بندوقیں چھوڑتے ہیں ۔

## سلامی

نکاح کے بعد دولھا کو اندر بلایا جاتا ہے اور دلھن کو رخصت کرنے کی تیاری ہوتی ہے ۔ اندر آنے کے بعد سلامی کی رسم ہوتی ہے ۔ دولھا سب سے پہلے اپنی ساس کو اور پھر دلھن کے خاندان کی تمام

بزرگ عورتوں اور مہمانوں کو جھک کر سلام کرتا ہے۔ دلھن کی بہن دولھا کو شربت کا گلاس دیتی ہے۔ پہلے دولھا ایک گھونٹ شربت پیتا ہے۔ اس کے بعد شہبالا پیتا ہے۔ پھر دولھا اور شہبالا دونوں اس گلاس میں روپے ڈالتے ہیں۔

مہمانوں کی دلچسپی کے لیے گانے اور ناچ کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ عورتوں کا ناچنا ان لوگوں کے نزدیک بہت معیوب بات ہے۔ اس لیے شادیوں میں ناچنے کے لیے کم سن لڑکے بلائے جاتے ہیں۔ ان کو مخنتی کہتے ہیں۔ یہ لڑکے زنانے کپڑے اور پیشواز پہن کر ناچتے ہیں۔

رخصتی

شادی کے دن دلھن کو خوب سنوارتے ہیں۔ پہلے سات عورتیں سات چوٹیاں گوندھتی ہیں۔ پھر نہلاتی اور شادی کے کپڑے اور زیور پہناتی ہیں۔ خوشبوئیں ملتی ہیں اور نکاح کے بعد صبح سویرے رخصتی کے لیے تیار کرتی ہیں۔ دلھن کی رخصتی کا عام رواج یہ ہے کہ نکاح اور سلامی کی رسم کے بعد دلھن کو ڈولی یا پالکی میں بٹھا کے دولھا کے حوالے کر دیتے ہیں اور باراتی دلھن کو لے کے دولھا کے گھر روانہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض قبائل میں دلھن کی رخصتی ایک نقلی جنگ کی صورت میں ہوتی ہے۔ لڑکی والے دلھن کو ایک ڈولی میں بٹھا کر یہ ڈولی ایک جگہ رکھ دیتے ہیں اور باراتی ایک لشکر کی شکل میں ڈولی پر قبضہ کرنے کے لیے حملہ کرتے ہیں۔ دلھن کے گھر اور گاؤں والے ان حملہ آوروں کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دونوں طرف سے ہوا میں بندوقیں چھوڑی جاتی ہیں۔ کچھ دیر کے بعد دلھن والے پسپا ہو جاتے ہیں اور دولھا والے دلھن کی ڈولی پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ اپنی اس کامیابی پر باراتی نعرے لگاتے ہیں، اور بندوقیں چھوڑتے ہوئے دولھا کے گھر روانہ ہو جاتے ہیں۔ باراتی تین شب و روز دولھا کے مہمان ہوتے ہیں۔ خوب گانا بجانا ہوتا ہے اور تیسرے روز بڑی دعوت کر کے مہمان رخصت کیے جاتے ہیں۔

رونمائی

باراتی جب دلھن کو لے کر واپس آتے ہیں تو بڑی گرم جوشی سے دلھن کا استقبال کیا جاتا ہے۔

تمام عورتیں دلھن کو ڈولی سے اتارنے کے لیے جمع ہو جاتی ہیں۔ اور اس کو گھر کے اندر قالین پر بٹھا کر رونمائی کی رسم کرتی ہیں۔ سب سے پہلے دولھا کی ماں اور دوسری بزرگ عورتیں دلھن کا منہ دیکھتی اور روپے دیتی ہیں۔ ان کے بعد دوسری تمام عورتیں دلھن کا منہ دیکھ کر روپے اور تحفے دیتی ہیں جن کو لکھ لیا جاتا ہے تاکہ جب تحفہ دینے والے کے یہاں تقریب ہو تو اس کے بدلے میں اسی مالیت کا تحفہ دیا جائے۔ دولھا اس روز دلھن کا منہ نہیں دیکھتا۔ تین روز کے بعد جب مہمان رخصت کر دیے جاتے ہیں۔ اور مہمانوں کے جانے کے بعد دولھا دلھن کے چہرے سے نقاب ہٹا کر اس کی صورت دیکھتا ہے۔

## آرسی مصحف

رونمائی کے بعد آرسی مصحف کی رسم ہوتی ہے۔ دولھا کو اندر بلا کر دلھن کے قریب بٹھا دیتے ہیں۔ دولھا اور دلھن دونوں کے ہاتھ میں قرآن پاک کا ایک ایک نسخہ دے کر ان کے درمیان آئینہ رکھ دیتے ہیں۔ یہ پہلے قرآن پاک کھول کر اس کے صفحات پر نظر ڈالتے ہیں۔ پھر آئینے میں ایک دوسرے کی صورت دیکھتے ہیں۔ سب عورتیں خیر و برکت کے لیے دعا کرتی ہیں۔ اور مبارک باد کے گیت گائے جاتے ہیں۔

## حلوہ کھلائی

آرسی مصحف کے بعد دولھا دلھن کو حلوہ کھلانے کی رسم ہوتی ہے۔ ایک تھالی میں حلوہ لایا جاتا ہے اور اس کو دولھا اور دلھن کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ جتنی عورتیں موجود ہوتی ہیں وہ دو گروہوں میں بٹ جاتی ہیں۔ ایک پارٹی دولھا کی طرفدار ہوتی ہے اور ایک دلھن کی۔ دولھا کی پارٹی کہتی ہے کہ پہلے دلھن دولھا کو حلوہ کھلائے اور دلھن کی پارٹی کا یہ اصرار ہوتا ہے کہ پہلے دولھا دلھن کو کھلائے۔ جو پارٹی زیادہ مضبوط ہوتی ہے وہ اپنی بات منوا لیتی ہے۔ اگر دونوں پارٹیاں تصفیہ نہیں کر پاتیں اور جھگڑا طول کھینچ جاتا ہے تو دولھا اپنی ہار مان کر داد شجاعت دیتا ہے۔ اور دلھن کی پارٹی کی بات مان کر دلھن کو پہلے حلوہ کھلاتا ہے۔

**جہیز کی نمائش** | دولھا کے گھر میں جہیز کی نمائش کرنے کی رسم بھی ہوتی ہے۔ کچھ جہیز دلھن کے ساتھ آجاتا

ہے اور کچھ تین روز کے بعد دلھن کی ماں اور چند بزرگ رشتہ دار عورتیں سے کر آتی ہیں۔ جب پورا جہیز یکجا ہو جاتا ہے تو اس کو سلیقے سے سجاتے ہیں اور تمام عورتوں کو بلا کر جہیز دکھلاتے ہیں۔ پٹھانوں میں یہ رواج ہے کہ شادی کے اخراجات لڑکی والوں کی طرف سے بھی لڑکا برداشت کرتا ہے۔ اور بہت سی چیزیں جو لڑکی کو جہیز میں دی جاتی ہیں لڑکے والے فراہم کرتے ہیں۔ اس لیے جب مہمانوں کو جہیز دکھلاتے ہیں تو دلھن کی ماں یہ بتلا دیتی ہے کہ کون سی چیزیں لڑکے والوں کی طرف سے آئی ہیں اور لڑکی کے والدین نے کیا کیا چیزیں دی ہیں۔ جہیز کی نمائش کے بعد دلھن اپنی ماں کے ساتھ میکے چلی جاتی ہے۔

## دعوت

دلھن کے گھر میں باراتیوں کی دعوت شادی کی ایک اہم رسم ہوتی ہے اور اس کے مصارف بھی دولھا ادا کرتا ہے۔ بارات کی روانگی سے قبل دولھا کے گھر میں مہمانوں کو صرف پلاؤ کھلایا جاتا ہے۔ لیکن دلھن کے گھر میں بارات کی پر تکلف دعوت ہوتی ہے، اور اس کے لیے خاص دعوتی کھانے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک چیز قورمہ ہوتی ہے۔ جو بھینس کے عمدہ گوشت میں چنے کی دال ڈال کر پکاتے ہیں۔

بعض لوگ پتھر کی سل پر بہت موٹی روٹی سینک لیتے ہیں۔ اور بڑی دیگ میں گوشت پکا کے روٹی کے ٹکڑے اس میں ڈال کے دم دے لیتے ہیں۔ پھر یہ بڑے بڑے برتنوں میں نکالتے ہیں۔

جو لوگ کھانے میں بہت تکلف کرتے ہیں وہ دنبہ ذبح کرکے اس کو صاف کر لیتے ہیں اور مسلم دنبے کے پیٹ میں عمدہ قسم کے چاول بھر دیتے ہیں۔ پھر ایک بڑا گڑھا کھود کے اس میں موٹی موٹی لکڑیاں جلاتے ہیں اور جب خوب دہکتے ہوئے کوئلے بن جاتے ہیں تو دنبہ گڑھے کے اندر لٹکا دیتے ہیں۔ اور گوشت اور چاول اچھی طرح دم ہو جاتے ہیں۔

شادی کی دعوتوں کے لیے ایک میٹھا بھی تیار کیا جاتا ہے جس کو نشاستے کا حلوہ کہتے ہیں۔ پہلے چینی بھونتے ہیں اور جب اس کا رنگ بدلنے لگتا ہے تو اس میں سوجی ڈال دیتے ہیں۔ جب یہ حلوہ بادامی رنگ کا ہو جاتا ہے تو اتار لیتے ہیں۔ ان لوگوں میں کھانا یکجا کھانے کا رواج ہے۔ سب چیزیں بڑے بڑے برتنوں میں نکالی جاتی ہیں۔ اور ایک ایک برتن میں کئی کئی آدمی ایک ساتھ کھاتے ہیں۔

## مہر

ان علاقوں میں شادی کے متعلق جو رسم و رواج پائے جاتے ہیں ان میں مہر کی بڑی اہمیت ہے۔ مہر کا تصفیہ منگنی طے ہونے سے قبل ہی کر لیا جاتا ہے۔ اور نکاح سے پہلے بلند آواز سے مہر کا اعلان کیا جاتا ہے۔ تاکہ اس کی کافی تشہیر ہو جائے۔ مہر فوراً ادا کر دینے کا رواج نہیں ہے لیکن اس کو ہر وقت قابل ادائی تسلیم کیا جاتا ہے۔ مہر کی ادائی کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔ بعض جگہ یہ رواج ہے کہ دولھا دلھن کو اپنے گھر لانے کے بعد اسے کوئی تحفہ، زیور یا دودھ دینے والی گائے یا بھینس دیتا ہے۔ اور چند روز کے بعد پورا مہر معاف کروا لیتا ہے۔ اگر دلھن مہر معاف کرنے پر تیار ہوتی ہے تو چند بزرگوں کو بلایا جاتا ہے اور وہ اس بات کے گواہ قرار دیے جاتے ہیں کہ مہر معاف کر دیا گیا ہے۔

بعض لوگ اپنی بیوی کو مہر کے معاوضہ میں زمین دے دیتے ہیں۔ جو ہر طرح بیوی کی ملکیت ہو جاتی ہے۔ وہ جس طرح چاہے اس کو استعمال کر سکتی ہے۔ اور اس کو فروخت کر دینے یا کسی کو دے دینے کا حق بھی ہوتا ہے۔

### مہر میں ثواب دینے کا رواج

معمولی تحفے دے کر مہر معاف کر دینے کا رواج زیادہ ہے اور جو بیوی اس طرح مہر معاف کر دیتی ہے اس کا شوہر یہ اعلان کرتا ہے کہ وہ راہ خدا میں زندگی بھر جو کچھ خرچ کرے گا اس کا آدھا، تہائی یا چوتھائی ثواب بیوی کو ملے گا۔ یہ اعلان کرنے والے شوہر پر لازم ہوتا ہے کہ اس کی بیوی اگر اس کی زندگی میں مر جائے تو وہ گھر کی چیزوں میں سے اتنا حصہ خیرات کر دے جتنا ثواب بیوی کو دینے کا اس نے اعلان کیا تھا۔ لیکن ایسے لوگ کم ہوتے ہیں جو ان شرائط پر عمل کرتے ہیں ورنہ عام رواج یہی ہے کہ لوگ پہلا تحفہ تو دیتے ہیں مگر باقی مہر ادا نہیں کرتے۔ بعض قبیلے مہر کی نقد ادائی کو ذلت تصور کرتے ہیں اور بعض میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی مرد اپنی ذات سے کم درجہ کی عورت سے شادی کرتا ہے تو مہر کے بجائے مہر مثل مقرر کرتا ہے یعنی عورت کی حیثیت کے مطابق مہر مقرر کیا جاتا ہے اور اس کی ادائی بھی عموماً برائے نام ہوتی ہے۔

# سندھ

سندھ میں یہ رواج ہے کہ خاندان کے سرگروہ یا قبیلے کے سردار کے ذریعہ رشتے طے کرائے جاتے ہیں۔ جب یہ مسئلہ طے ہو جاتا ہے تو لڑکا اور لڑکی دونوں کے گھروں کی بڑی بوڑھی عورتیں ایک دوسرے کے گھر جاتی ہیں اور منگنی کی رسم اور جہیز وغیرہ کے بارے میں بات چیت کرتی ہیں سندھی میں منگنی کو منگڑول کہتے ہیں اور اس کے تین مدارج ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے تو لڑکے کے گھر کی عورتیں لڑکی کے گھر رشتہ طلب کرنے جاتی ہیں۔ اگر لڑکی کے ماں باپ رضامند ہوتے ہیں تو پیام لانے والی عورتوں کو شکر دیتے ہیں۔ اس کو یدری یا رضامندی کہتے ہیں۔ شکر دینے کا مطلب یہ ہوتا ہے، کہ لڑکی کے والدین یہ رشتہ کرنے کے لیے رضامند ہیں۔

## کھیر پلانا

اس کے بعد رضامندی کی اطلاع لڑکی اور لڑکے کے قریبی رشتہ داروں کو دی جاتی ہے۔ اور ایک دن مقرر کر کے لڑکے کے رشتہ دار لڑکی کے گھر جاتے ہیں، جہاں ان کو دودھ کا شربت پلایا جاتا ہے۔ اس کو کھیر پلانا کہتے ہیں۔ لڑکے کے والدین شربت والے برتن میں روپے ڈالتے ہیں جو لڑکی کو دیے جاتے ہیں۔

## منگنی

تیسرا مرحلہ اصل منگنی کی تقریب ہوتی ہے۔ منگنی کے لیے مقرر کی ہوئی تاریخ سے آٹھ دن پہلے دولھا کے گھر میں ڈھولک رکھ دی جاتی ہے اور پڑوسی، رشتہ دار عورتیں رات گئے تک خوشی کے گیت گاتی ہیں۔ گانے والی عورتیں ایک حلقہ بنا کر بیٹھ جاتی ہیں۔ اور ان کے درمیان میں ایک عورت مخصوص تال میں ڈھولک بجاتی ہے اور سب عورتیں ڈھولک کی تال پر گاتی ہیں۔

منگنی کے دن دولھا کے گھر سے کچھ عورتیں دلھن کے گھر جاتی ہیں۔ اور دلھن کو تحفے دے کر انگوٹھی پہناتی ہیں۔ دلھن کے گھر والے بھی دولھا کو ریشمی قمیص، رومال اور انگوٹھی دیتے ہیں۔ دولھا والے

موڑ و بھی لاتے ہیں جس میں سات تازہ ناریل، نو خشک ناریل، نبات، مصری، چھوارے اور خشک میوہ ہوتا ہے۔

## نک ٹوپن

یہ موڑ و دلھن کی گود میں رکھ دیتے ہیں اور سونے یا چاندی کی سوئی سے لڑکی کی ناک چھیدی جاتی ہے۔ ناک چھیدنے کی اس رسم کو نک ٹوپن کہتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ ناک چھیدنے والی عورت سہاگن ہو۔ سوئی ناک چھیدنے والی عورت کو دے دی جاتی ہے۔ سندھ میں ناک کی کیل اور بلاق کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ کیل سہاگ کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ جو عورت بیوہ ہونے کے بعد ہی اتار سکتی ہے۔ جس عورت کے ماں باپ زندہ ہوتے ہیں وہ بلاق بھی پہنتی ہے اور باپ کے مرنے کے بعد بلاق اتار دیتی ہے۔ نک ٹوپن کی رسم کے بعد منگنی پکی ہو جاتی ہے اور مٹھائی تقسیم ہوتی ہے۔

## تتھ باندھنا

سندھی میں شادی کی تاریخ مقرر کرنے کو تتھ باندھنا کہتے ہیں۔ اور منگنی ہو جانے کے بعد شادی کی تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔ سُنیوں میں یہ رواج ہے کہ منگنی اور شادی کے درمیان کم از کم چار عیدیں گذاری جائیں۔ اور شیعوں میں کم از کم تین عیدیں گذارنا لازمی خیال کیا جاتا ہے۔ سب عیدوں کے موقعے پر دولھا کی طرف سے دلھن کو عیدیاں بھیجی جاتی ہیں۔ ہر عیدی میں کپڑے، زیور، میوہ، مٹھائی حسب حیثیت بھیجتے ہیں۔ دلھن کے گھر سے دولھا کے لیے بھی عیدی جاتی ہے۔ لیکن دولھا والوں سے کم۔ اگر شادی کرنے کی بہت عجلت ہوتی ہے تو بھی کم از کم ایک عید گذارنا لازمی سمجھا جاتا ہے۔

شادی کی تاریخ مقرر کرنے کے لیے دولھا کے والدین خاندان کے چند بزرگوں کے ساتھ دلھن کے گھر جاتے ہیں۔ شادیاں زیادہ تر شعبان کے مہینے میں ہوتی ہیں۔ اور عموماً اس مہینے کے پہلے پندرہ دنوں میں کوئی تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔ دونوں خاندانوں کے بزرگ مل کر کوئی تاریخ طے کرتے ہیں اور اس کے بعد مٹھائی تقسیم کی جاتی ہے۔ اس رسم کو بکی ڈالنا کہتے ہیں۔

ونواہ | شادی کی تاریخ سے نو دن پہلے ایک مخصوص تال میں ڈھولک بجانے اور اس تال پر گانے

کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو شادی کے دن تک جاری رہتا ہے۔ نکاح کے لیے مقرر کی ہوئی تاریخ سے سات دن پہلے دولھا کے گھر کی عورتیں دلھن کے گھر جاتی ہیں اور ونواہ یا مانجھا بٹھانے کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ ایک کمرے میں قالین یا چاندنی کا فرش کر کے دلھن کو بٹھا دیتے ہیں اور اس کے اوپر لال رنگ کی چادر ڈال دیتے ہیں۔ دلھن کی دیکھ بھال کرنے کے لیے اس کے ساتھ ایک ایسی عورت کو بھی بٹھاتے ہیں جو سہاگن اور بچوں کی ماں ہو۔ عموماً سات دن تک دلھن کو ونواہ میں بٹھایا جاتا ہے۔ بعض لوگ کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ بیس دن بھی بٹھاتے ہیں۔ اس دوران میں دلھن کمرے سے باہر نہیں نکلتی۔

ونواہ کی رسم کے لیے دولھا کے گھر سے آٹا، گھی، چھوارے، تیل، کیسو کے پھول، مصری اور ناریل بطور تحفہ دلھن کے لیے بھیجے جاتے ہیں۔ دلھن کے لیے حلوہ تیار کیا جاتا ہے اور ایسی سات سہاگنیں جن کے نرینہ اولاد موجود ہوتی ہے ایک ایک لقمہ دلھن کے منہ میں ڈالتی ہیں۔ اس رسم سے یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ دلھن بھی ان سہاگنوں کی طرح سہاگن ہو گی اور اس کے نرینہ اولاد ہو گی۔

## مہندی

مہندی والی رات کو دولھا کے گھر سے دلھن کے لیے مہندی کا تھال بھیجا جاتا ہے جو بہت سجا ہوا ہوتا ہے اور اس کے درمیان میں موم بتی یا آٹے سے بنا ہوا چراغ جلتا رہتا ہے۔ دلھن کو ایک چوکی پر بٹھا دیتے ہیں اور سات سہاگنیں اس کے مہندی لگاتی ہیں۔ دلھن کے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں، ہتھیلیوں، تلووں اور ہاتھوں کی پشت پر بہت خوبصورتی سے مہندی لگائی جاتی ہے۔ دلھن کے لیے دولھا کے گھر سے جو چیزیں آتی ہیں ان کی نمائش بھی بعض لوگ مہندی لگانے کی رسم کے بعد کرتے ہیں۔

## بارات

نکاح ہمیشہ لڑکی کے گھر میں ہوتا ہے اور لڑکے والے بارات لے کر آتے ہیں۔ بارات کے ساتھ گانے بجانے کے لیے میراثی بھی ہوتے ہیں۔ جب بارات پہنچ جاتی ہے تو دلھن کو سرخ رنگ

کا عروسی جوڑا پہنایا جاتا ہے اور خوب سنگار کر کے اسے زیورات سے سجایا جاتا ہے۔ دلھن کو نتھ اور چھومڑ پہنانا ضروری خیال کرتے ہیں۔ اور نتھ کو سہاگ کی علامت سمجھتے ہیں۔ دلھن کو تیار کر کے سیج پر بٹھا دیتے ہیں۔

## نکاح

عورتیں دلھن کو سجاتی ہیں اور باہر مردوں کی محفل میں دولھا کو شادی کا جوڑا پہنایا جاتا ہے۔ دولھا کے جوڑے میں پگڑی اور سہرا ہونا ضروری ہے۔ حق مہر کا فیصلہ کرنے کے بعد ایجاب وقبول کی رسم ہوتی ہے۔ جب لڑکی سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ خود جواب نہیں دیتی بلکہ لڑکی کی طرف سے اس کی ماں جواب دیتی ہے۔ پھر نکاح پڑھا جاتا ہے۔

## لاون

نکاح کے بعد دولھا کو دلھن کے پاس لے جاتے ہیں۔ دولھا دلھن کے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے دو رکعت نماز شکرانہ ادا کرتا ہے۔ دولھا کے ساتھ اس کے چند قریبی رشتہ دار بھی ہوتے ہیں۔ دلھن جس سیج پر بیٹھی ہوتی ہے اس پر دولھا کو بھی بٹھا دیتے ہیں۔ دولھا دلھن دونوں آمنے سامنے بٹھائے جاتے ہیں۔ اور آہستہ سے تین مرتبہ ان کا سر آپس میں ٹکرایا جاتا ہے۔ عموماً دولھا کا سر اوپر اور دلھن کا نیچے رکھا جاتا ہے۔ بعض دفعہ مذاق میں دونوں کے سر زور سے ٹکرا دیے جاتے ہیں۔ لیکن یہ موقع خوشی کا ہوتا ہے اس لیے کوئی شکایت نہیں ہوتی۔ اس رسم کو "لاون" کہتے ہیں۔

## آرسی مصحف

لاون کے بعد آرسی مصحف کی رسم ہوتی ہے۔ دولھا اور دلھن کے درمیان قرآن پاک رکھ دیا جاتا ہے، اور دونوں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ اور آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ پھر ان کے سروں پر ایک کپڑا ڈال کر قرآن پاک کی جگہ ایک آئینہ رکھا جاتا ہے اور اس میں دونوں ایک دوسرے کی شکل دیکھتے ہیں۔ اس کے بعد ایک گلاس میں دودھ لاتے ہیں جو پہلے دولھا کو اور پھر دلھن کو پلاتے ہیں۔ ان رسموں کے بعد دولھا اور اس کے ساتھیوں سے مذاق کیے جاتے ہیں اور شہبالا کی خوب درگت بنائی جاتی ہے

شادی کے دن دولہا کی ماں خوب ٹھاٹ کرتی ہے لیکن دلھن کی ماں بہت ہی سادہ کپڑے پہنتی ہے۔

## دعوت اور رخصتی

دولہا اس روز دلھن کو رخصت نہیں کراتا بلکہ یہ رات دلھن ہی کے گھر میں گذارتا ہے۔ سب رسمیں ہو جانے کے بعد دولہا اور دلھن کو تنہا چھوڑ دیتے ہیں اور ان کی سیج کے قریب ہی قرآن پاک، جانماز اور دودھ کا لوٹا رکھ دیتے ہیں۔ دولہا کے قریبی رشتہ دار بھی ایک دن اور دلھن کے گھر میں مہمان رہتے ہیں۔ اور دوسرے دن اسی گھر میں دولہا کی طرف سے دعوت کی جاتی ہے۔ بعض لوگ دوسرے دن صبح کے وقت ہی دلھن کو رخصت کرا لیتے ہیں۔ اور دولہا کی طرف سے دعوت خود اس کے گھر میں ہوتی ہے۔

## قرآن سے شادی کر دینے کی رسم

ان تمام علاقوں میں ذات پات کی تفریق بہت زیادہ ہے اور ذات اور برادری کے باہر شادی نہیں کرتے۔ سیدوں میں اس بات کا خاص طور پر بہت خیال رکھا جاتا ہے اور یہ لوگ دوسری ذات میں لڑکی کو بیاہ دینا بدترین ذلت تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ سیدوں میں ایک حیرت انگیز رسم یہ ہے کہ اگر کسی لڑکی کے لیے کوئی اچھا سید لڑکا نہیں ملتا تو اس کی شادی قرآن سے کر دی جاتی ہے۔ یہ رسم اس طرح انجام دی جاتی ہے کہ لڑکی کا باپ یا بڑا بھائی یا کوئی اور بزرگ قرآن لے کر آتا ہے اور لڑکی کو نہلا کر اور اچھے کپڑے پہنا کر قرآن اس کے ہاتھ میں دے دیا جاتا ہے۔ لڑکی کا باپ یا بھائی اس کے ہاتھ میں قرآن دینے کے بعد کہتا ہے کہ تمہاری شادی اس سے ہو گئی ہے اور اب تم اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرو۔

## لڑکیوں کا تبادلہ کرنے کا رواج

پنجاب اور بہاولپور کی طرح سندھ میں بھی شادی کے لیے لڑکیوں کا تبادلہ کرنے کا طریقہ جاری ہے ایک خاندان کی لڑکیاں دوسرے خاندان کی لڑکیوں سے بدلی جاتی ہیں۔ اور لڑکی دے کر لڑکی دی جاتی ہے۔ جو لوگ لڑکی کے بدلے میں لڑکی نہیں دے سکتے ان کو شادی کرنے میں بڑی دشواری ہوتی ہے۔ اور کسی لڑکی سے شادی کرنے کے لیے نقد رقم دینا پڑتا ہے۔ اور اس نقد رقم کا تعین لڑکے اور لڑکی کی ذات،

عمر اور دوسری خصوصیات کو ملحوظ رکھ کر کیا جاتا ہے۔ ذات اور عمر اور صورت شکل کے اعتبار سے لڑکی کی قیمت کم یا زیادہ ہوتی ہے۔ اور جس لڑکے کی شادی کرنے کے لیے تبادے میں لڑکی نہیں دی جاسکتی وہ یہ قیمت ادا کر کے شادی کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

## ان بیاہی بیوہ

سندھ میں یہ رواج ہے کہ بچپن میں بھی نسبت طے کر لی جاتی ہے۔ اگر کسی لڑکی کی منگنی بچپن میں ہو جائے اور اس لڑکی کا منگیتر مر جائے تو اس لڑکی کو بیوہ فرض کر لیا جاتا ہے اور وہ عمر بھر بیوہ رہتی ہے۔ نکاح ہوئے بغیر محض منگنی ہو جانے کی وجہ سے بیوہ قرار دینے کی یہ عجیب وغریب رسم سندھ کے کئی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ اور اس کے رائج ہونے کا سبب یہ ہے کہ سندھی منگنی کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض لوگ اس کو شادی کے مماثل خیال کرتے ہیں۔ اور اسی بنا پر یہ سمجھتے ہیں کہ منگیتر کی موت شوہر کی موت کے برابر ہے۔ اور لڑکے کے مر جانے سے وہ لڑکی بیوہ ہو جاتی ہے جس سے اس کی منگنی پختہ طور پر ہو چکی تھی۔

(باقی)